

5 بیرونی شعبہ

5.1 عمومی جائزہ

اجناس کے بین الاقوامی نرخوں میں جاری کی سے پاکستان کے بیرونی شعبے کو مدد ملتی رہی۔ صرف جولائی تا ستمبر 2015ء کے دوران تیل کی قیمتوں میں 25 فیصد کمی آئی اور وہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں اوسطاً 51 فیصد گر گئیں۔ اس طرح ملک کے نہ صرف درآمدی بل کو کم رکھنے میں مدد ملی بلکہ خدمات کے کھاتے میں بہت کم خسارہ ہوا (جدول 5.1)۔ اس کے نتیجے میں جاری حسابات کا خسارہ گزشتہ برس سے کم رہا جسے ان ذرائع سے آسانی پورا کر لیا گیا: یورو بانڈ کا اجراء، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد اور حکومت کا کمرشل بینکوں سے قرض۔¹ آئی ایم ایف پروگرام کی آٹھویں قسط جاری ہونے سے بیرونی پوزیشن مزید مستحکم ہو گئی۔ چنانچہ ملک کے مجموعی زرمبادلہ ذخائر سہ ماہی کے دوران 1.4 ارب ڈالر اضافے سے آخر ستمبر 2015ء میں 20 ارب ڈالر سے بھی بڑھ گئے جو پہلا موقع ہے۔

مالی سال 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر ڈالر کے مقابلے میں 2.6 فیصد گر گئی۔ اس کی سے اگست کے دوران ایشیا کی اسٹاک اور کرنسی مارکیٹوں میں آنے والی

جدول 5.1: پاکستان کے بیرونی شعبے کا خلاصہ
ملین ڈالر

پہلی سہ ماہی مئی 15ء	پہلی سہ ماہی مئی 16ء	مطلق فرق
-1,631	-351	1,280
-6,054	-4,700	1,354
5,959	5,321	-638
12,013	10,021	-1,992
4,476	2,582	-1,894
-658	-177	481
735	713	-22
-766	-395	370
4,775	4,967	192
201	248	47
133	390	257
0	500	500
13,511	20,074	6,563

جاری حسابات کی رقم

تجارتی رقم

برآمدات

درآمدات

تیل کی درآمدات

خدمات کی رقم

اتحادی سپورٹ فنڈ

بار برداری کا خسارہ

کارکنوں کی ترسیلات

ملک میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری

ملک میں جردانی سرمایہ کاری

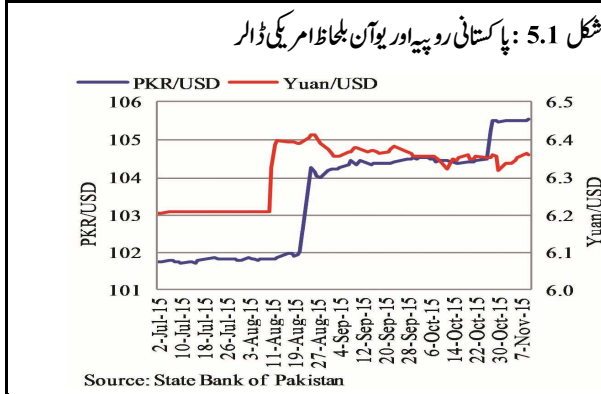
یورو بانڈ

زرمبادلہ کے ذخائر (عرصہ کے اختتام پر)

ماخذ: بینک دولت پاکستان

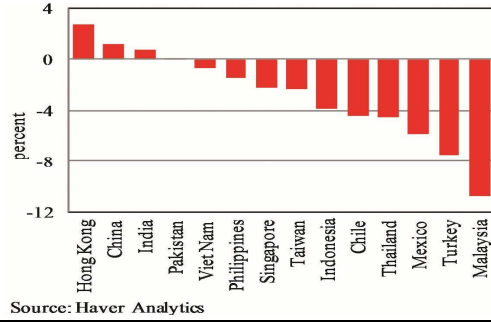
ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 5.1: پاکستانی روپیہ اور یوآن بلحاظ امریکی ڈالر



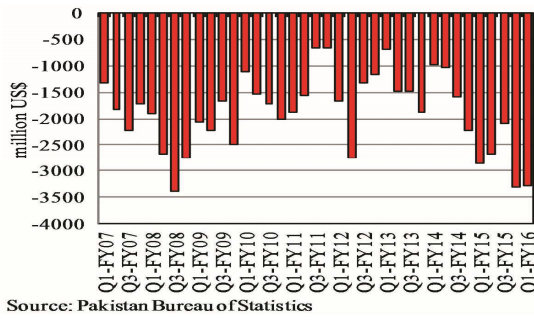
¹ منصوبوں کی بیرونی رقم ملنے میں تاخیر کی بنا پر حکومت نے مئی 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 513 ملین ڈالر کے قلیل مدتی تجارتی قرضے نئی قرض گاروں سے حاصل کیے۔

شکل 5.2: جولائی تا ستمبر م س 16ء کے دوران حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں فرق



افراتفری کی عکاسی ہوتی ہے: یوآن کا ریفرنس ریٹ 2.7 فیصد گر گیا تھا (شکل 5.1)۔ نسبتی لحاظ سے دیکھا جائے تو سہ ماہی کے دوران پاکستانی روپیہ واجبی طور پر کمزور ہوا، جبکہ ہمارے اہم تجارتی شراکت داروں مثلاً یورپی یونین، جاپان اور برطانیہ کی کرنسیاں ڈالر کے مقابلے میں کمزور ہوئیں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اکثر ایشیائی کرنسیوں کی قدر حقیقی معنوں میں پست ہوئی جو پاکستان کی تجارتی مسابقت کے لیے باعث تشویش ہو سکتی ہے (شکل 5.2)۔

شکل 5.3: تیل کے سواتجارتی خسارہ



بیرونی شعبے کو لاحق مزید مشکلات میں درج ذیل شامل ہیں:

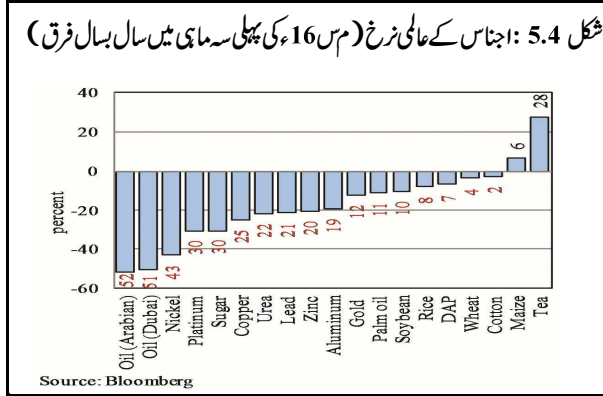
(i) تیل کو منہا کر کے دیکھا جائے تو پہلی سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارہ سات سال کی بلند ترین سطح 3 ارب ڈالر سے زائد ہو گیا (شکل 5.3)۔

ایک سہ ماہی میں 3 ارب ڈالر کا تجارتی خسارہ آخری بار 2008ء کی ابتدا میں ہوا تھا جب بین الاقوامی قیمتیں چڑھ رہی تھیں اور ہمارے درآمد کنندگان اس خدشے کے تحت کہ قیمتیں مزید چڑھ جائیں گی، عجلت میں خریداری کر رہے تھے۔ تاہم اس مرتبہ وجہ مختلف ہے: وجہ یہ ہے کہ برآمدات ماسوائے تیل (مسلح چھٹی سہ ماہی) گری ہیں جو خسارہ ماسوائے تیل کے اس سطح پر پہنچنے کا سبب بنی ہیں۔ غیر تیل درآمدات میں سال بسال 1.7 فیصد کی واقع ہوئی ہے۔

جدول 5.2: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کی آمد		
ملین ڈالر		
پہلی سہ ماہی م س 15ء	پہلی سہ ماہی م س 16ء	
201	248	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی مجموعی آمد
2	186	چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری
199	62	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ماسوائے چین

ماخذ: بینک دولت پاکستان

(ii) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اگرچہ گزشتہ سال سے زائد رہی تاہم حجم اب بھی کم ہے (جدول 5.2)۔ م س 16ء کی پہلی سہ ماہی میں بھاری سرمایہ کاری چین نے کی، بجلی کے منصوبوں کو سب سے زیادہ رقم ملی۔ دیگر شعبوں کو براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کم ہو رہی ہے کیونکہ اجناس کے نرخوں میں تیزی سے کمی اور عالمی اقتصادی بے یقینی کے باعث سرمایہ کاری کے بہت سے منصوبے فی الحال روک لیے گئے



ہیں۔ ایک اور تشویش اس حقیقت سے ابھرتی ہے کہ دوسرے ملکوں سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پست رہی ہے جبکہ امریکہ، سعودی عرب اور سوئیڈن نے زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران پاکستان سے سرمایہ کاری نکال لی ہے، جبکہ جاپان، برطانیہ اور عرب امارات سے قوم کی آمد گذشتہ برس سے پست رہی ہے، اور

(iii) پاکستان کو ملنے والی کارکنوں کی ترسیلات زر میں خلیجی ریاستوں کا حصہ تقریباً 61 فیصد ہے، یہ ریاستیں اپنے انفراسٹرکچر کی مالکاری کے لیے تیل کی آمدنی پر بیشتر انحصار کرتی ہیں۔ اگر تیل کے نرخ بحال نہ ہوئے تو اس خطے کی حکومتیں اپنے اخراجات میں کٹوتی کی ضرورت محسوس کر سکتی ہیں۔ سعودی عرب خاص طور پر زیادہ زبرد پندیر معلوم ہوتا ہے: جنوری 2015ء سے اب تک اس کے زیر مبادلہ ذخائر تقریباً 80 ارب ڈالر کم ہو چکے ہیں جو تیل کی وجہ سے ہونے والا مالیاتی خسارہ پورا کرنے پر صرف ہوئے۔² آئی ایم ایف کا تخمینہ ہے کہ سعودی عرب کے تیل کی ذفع نقصان (breakeven) والی قیمت موجودہ قیمت سے خاصی بلند ہوگی، چنانچہ آئی ایم ایف نے حال میں سعودی عرب کو خبردار کیا ہے کہ اگر خسارے کی موجودہ سطح برقرار رہی تو اس کے زیر مبادلہ ذخائر پانچ سال کے اندر ختم ہو جانے کا خطرہ ہے۔^{3,4}

5.2 جاری کھانا: اجناس کے نرخوں کے اثرات

جاری حسابات کو اس بات کا فائدہ پہنچا تھا کہ پاکستان جو چیزیں درآمد کرتا ہے (مثلاً تیل، دھاتیں، کھاد اور پام آئل) ان کے نرخ زیادہ تیزی سے گرے بہ نسبت ان چیزوں کے جو پاکستان برآمد کرتا ہے (مثلاً چاول اور کپاس) (شکل 5.4)۔ چنانچہ م 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران درآمدی اخراجات میں کی برآمدی آمدنی میں کمی سے زیادہ طاقتور رہی۔ ہمارے لیے یہ حقیقت باعث تشویش ہے کہ درآمدی اخراجات میں تقریباً ساری کی ساری کمی نرخوں کے اثر سے ہوئی، تاہم برآمدی آمدنی میں کمی پست نرخ اور پست حجم دونوں کی وجہ سے ہوئی (سیکشن 5.4)۔

کارکنوں کی ترسیلات زر

م 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں صرف 4 فیصد سال بسال نمو ہوئی جبکہ م 15ء کی اسی مدت کے دوران 22 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ سست روی دراصل موسمی عامل (بلند اساس اثر) کی عکاسی کرتی ہے: بیرون ملک مقیم پاکستانی عید الفطر سے متعلق اخراجات اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے عام طور پر رمضان کے ابتدائی دنوں میں بہت ترسیلات زر بھیجتے ہیں۔ 2014ء میں یہ قوم زیادہ تر جولائی

² سعودی عرب کے زیر مبادلہ ذخائر (جس میں زیر مبادلہ فنڈ میں ریزرو پوزیشن، اور سعودی عربین مانیٹری ایجنسی کی تحویل میں ایس ڈی آر کی ڈالر میں قدر شامل ہیں) جنوری 2015ء میں 764 ارب ڈالر تھے جو کم ہو کر آخر ستمبر 2015ء میں 654 ارب ڈالر رہ گئے (ماخذ: ہیو رائٹ لینکس)۔

³ آئی ایم ایف کے نزدیک تیل کی ذفع نقصان والی قیمت "تیل کی وہ قیمت ہے جو حکومت کے بجٹ کو متوازن کرتی ہے"۔

⁴ ماخذ: "مشرق وسطیٰ اور وسط ایشیا" آئی ایم ایف کا علاقائی اقتصادی منظر نامہ، اکتوبر 2015ء۔

میں بھیجی گئیں (جولائی 15ء میں شامل تھا)، جبکہ 2015ء میں یہ رقوم جون میں آئیں (جون 2015ء بھی مئی 15ء میں شامل تھا)۔⁵ چنانچہ جولائی 2015ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں کمی آئی جس سے مئی 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مجموعی طور پر سست روی ظاہر ہوئی۔

مستقبل میں امید ہے کہ مئی 16ء کے ترسیلات زر کے سالانہ منصوبے کا طے شدہ ہدف بآسانی پورا ہو جائے گا۔⁶ تاہم اضافے کی رفتار گزشتہ سال کی نسبت خاصی سست رہنے کا امکان ہے۔⁷ اس ممکنہ سست روی کا سبب موسمی عوامل کے علاوہ، ہماری رائے میں حکومت کا یہ فیصلہ بھی ہو سکتا ہے کہ ترسیلات زر پر چھوٹ یکم جولائی 2015ء سے کم کردی جائے گی۔⁸

ترسیلات زر پرست ہونے کا ایک اور سبب خلیج تعاون کونسل کے ملکوں میں سرکاری اخراجات میں ممکنہ کمی ہو سکتی ہے جبکہ گزشتہ سال ان ہی ملکوں سے ترسیلات زر میں بیشتر اضافہ ہوا تھا۔⁹ تیل کے نرخوں میں کمی کے بعض اثرات تیل اور گیس کے شعبے میں ملازمین کی برطرفی اور معاوضوں میں کمی کی صورت میں ظاہر ہونے لگے ہیں۔ پاکستانی تارکین ابھی بڑی حد تک محفوظ رہے ہیں کیونکہ ان میں سے بیشتر کی ملازمت کا تعلق تعمیرات اور خدمات کے شعبوں سے ہے، نیز اس خطے میں پاکستانی تارکین کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔¹⁰ اس کی وجہ یہ ہے کہ خلیج تعاون کونسل کی حکومتیں اپنے مالیاتی اخراجات کو اپنے زیر مبادلہ ذخائر اور بانڈ کے اجرا سے حاصل کردہ رقوم کی مدد سے پورا کرنے میں کامیاب رہی ہیں۔¹¹ تاہم تیل کے نرخوں میں متواتر کمی سے بھاری نوعیت کی مالیاتی مطابقت ضروری ہو جائے گی، خصوصاً ان ملکوں میں جہاں تیل کی بلا نفع بلا نقصان قیمتیں کافی بلند ہیں (مثلاً بحرین، سعودی عرب، عمان اور یمن)۔

5.3 مالی کھاتہ

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری مئی 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بسال 47 ملین ڈالر بڑھ گئی۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر چین پاک اقتصادی راہداری کے تحت کونسل سے چلنے والے بجلی کے منصوبوں میں چین کی طرف سے آنے والی رقوم سے ہوا۔ اس رقم سے قطع نظر کر کے

⁵ یکم رمضان 2015ء میں 19 جون کو تھا، جبکہ گزشتہ سال یہ 30 جون 2014ء کو پڑا تھا۔

⁶ حکومت کا تخمینہ ہے کہ پورے مئی 16ء کے دوران 19 ارب ڈالر کی ترسیلات زر آئیں گی (ماخذ: منصوبہ بندی کمیشن)۔ یہ عدد مئی 15ء کے مقابلے میں صرف 1.4 فیصد نمو کو ظاہر کرتا ہے۔

⁷ مئی 15ء میں ترسیلات زر 18.2 فیصد بڑھی تھیں۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، یہ غیر معمولی نمو پیشتر موسمی اثرات کا نتیجہ تھی۔

⁸ اسٹیٹ بینک نے بذریعہ ای پی ڈی سرکلر نمبر 12 برائے 2015ء فی لین دین چھوٹ میں کٹوتی کا اعلان کیا جو 25 سعودی ریال سے کم کر کے 20 سعودی ریال کر دی گئی۔ اس کے علاوہ ٹیلی گرافک ٹرانسفر (ٹی ٹی) چارجز کی واپسی کے لیے پہلے 100 ڈالر کے مساوی رقم کافی ہوتی تھی جسے بڑھا کر اب 200 ڈالر کر دیا گیا۔ رقم کی منتقلی پر جو ٹی ٹی چارجز بینک برداشت کرتے ہیں ان کی واپسی کے لیے مذکورہ چھوٹ دی جاتی ہے۔ بینکوں کو یہ بھی اجازت ہے کہ وہ اس چھوٹ کو اپنی شریک کارپوریٹ کمپنیوں اور یا مانی ٹرانسفر کے اداروں کے ساتھ بانٹ لیں تاکہ انہیں مزید صارفین کو راغب کرنے کی حوصلہ افزائی ہو۔

⁹ مئی 15ء کے دوران کارکنوں کی ترسیلات زر میں ہونے والے اضافے میں خلیج تعاون کونسل کے ملکوں کا حصہ 81 فیصد تھا۔

¹⁰ خلیج تعاون کونسل کے ملکوں کو جانے والے پاکستانیوں کی تعداد جنوری تا ستمبر 2015ء کے دوران گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 23 فیصد بڑھ گئی ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بیرون ملک سے واپس آنے والے پاکستانیوں کے اعداد و شمار دستیاب نہیں ہیں۔

¹¹ سعودی عرب نے 2007ء کے بعد پہلی بار جولائی 2015ء میں ریاستی بانڈ جاری کیے جن کی مالیت 15 ارب سعودی ریال (یا 4 ارب ڈالر) تھی اور مقصد خسارے کی مانکاری تھا۔

ماخذ: <http://www.reuters.com/article/2015/07/10/saudi-bond-idUSL8N0ZQ03F20150710#Fcoh8Sx64YPHigz5.97>

دیکھا جائے تو بحیثیت مجموعی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 137 ملین ڈالر سال بسال تخفیف ہوئی ہے (جدول 5.2)۔¹²

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کی کا تعلق پاکستان میں پیٹرولیم کے شعبے سے سرمایہ کاری نکالنے سے ہے۔¹³ دراصل کیلی فورنیا میں قائم شیورن کارپوریشن نے پاکستان، مصر اور آسٹریلیا سے اپنے تحت پیٹرولیم اثاثے (جیسے لبریکیٹ، فیول اسٹیشن، وغیرہ) ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔¹⁴ شیورن پاکستان (Caltex) کے ایندھن کے 538 خردہ اسٹور، اور مارکیٹ میں اس کا حجم 5 فیصد تھا جسے اب ٹوٹل پارک چلائے گا۔

سال کی بقیہ مدت میں اقتصادی راہداری منصوبے کے تحت چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری متوقع ہے : حکومت نے 2015-16ء کے بجٹ میں چین سے 207 ارب روپے (2.1 ارب ڈالر) آنے کا تخمینہ لگایا ہے،¹⁵ اس میں سے بیشتر حصہ بجلی اور تعمیرات کو ملے گا۔ اقتصادی راہداری کے سوا کوئی اور بڑی سرگرمی زیر غور نہیں ہے۔ تیل کی عالمی منڈی میں بے یقینی، اور ادارہ جاتی سیالیت میں کمی سے عالمی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں نمو جامد ہو گئی ہے۔ اگر حکومت نجکاری کے عمل کو تیز کرے، اور اپنے اسٹیک بیرونی سرمایہ کاروں کو پیش کرے تب ہی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں جون سے قبل مزید اضافے کی توقع کی جاسکتی ہے۔¹⁶

جزدانی سرمایہ کاری

پاکستان میں جزدانی سرمایہ کاری مئی 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بسال 257 ملین ڈالر بڑھ گئی۔ بیشتر اضافہ سرکاری شعبے میں ہوا جب حکومت نے ستمبر 2015ء کے آخری ہفتے کے دوران بین الاقوامی منڈی میں دس سالہ یورو بانڈ جاری کیا۔ گذشتہ 17 ماہ کے دوران یہ تیسرا راستی اجرا ہوا تھا اور پچھلے دو مواقع کی طرح اس میں بھی ہدف سے زائد پیشکش موصول ہوئی، تاہم اس بار حکومت نے اپنے ہدف 500 ملین ڈالر پر جسے رہنے کو ترجیح دی کیونکہ پیش کردہ کوپن تو قعات سے کافی زیادہ تھے۔ پاکستان کی قرضے کے حوالے سے ساکھ میں نمایاں بہتری بھی اس تفاوت کو پست نہیں کر سکتی، کیونکہ بانڈ کی عالمی منڈی بڑے پیمانے پر ادارہ جاتی اونے پونے فروخت (sell-off) کی بنا پر سخت صورت حال کا سامنا کر رہی تھی (باب 4)۔

ایکویٹی کی عالمی منڈی کی صورت حال بھی سازگار نہ تھی۔ اس عرصہ کے دوران بہت سی ابھرتی ہوئی معیشتیں سرمائے کی متلاطم منڈیوں میں اپنی بقا کے لیے کوشاں تھیں، کیونکہ سرمایہ کاروں نے چین میں سست روی، اور فیڈرل ریزرو کے فنڈ ریٹ میں ممکنہ اضافے سے محتاط رویہ اپنا لیا تھا (شکل 5.5)۔ اگست خاص طور پر تشویشناک تھا جب چین کی اسٹاک مارکیٹیں 13 فیصد گر گئیں، ہانگ کانگ 12 فیصد، اور سنگا پور اور ویت نام کی مارکیٹیں 9 فیصد گر گئیں۔ اگرچہ پاکستان کی سب سے بڑی اسٹاک مارکیٹ عالمی مارکیٹوں میں ہونے والی تبدیلیوں سے کافی عرصہ سے محفوظ چلی آ رہی ہے تاہم اس مرتبہ وہ دھچکے سے خود کو بچا نہ سکی: اگست کے دوران کراچی اسٹاک ایکسچینج تقریباً 3 فیصد گر گئی۔ مقامی اور بیرونی دونوں طرح کے سرمایہ کاروں نے چین میں اسٹاک کے کریش کے قریب پہنچنے پر جواباً اپنی پوزیشنیں کم کر لیں (شکل 5.6)۔ اگست کے دوران اسپیشل

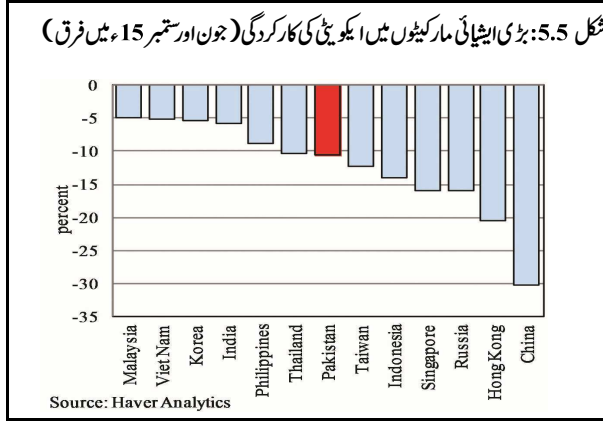
¹² زیر جائزہ مدت کے دوران ملک میں آنے والی مجموعی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں سے 75 فیصد چین سے آئی (186 ملین ڈالر)۔

¹³ اس سہ ماہی کے دوران پیٹرولیم کے شعبے سے 135.8 ملین ڈالر کی بھاری رقم کا اخراج ہوا۔

¹⁴ عالمی منڈی میں تیل کے نرخوں میں تیزی سے کمی کی بنا پر شیورن رومانیہ، لٹویا اور پولینڈ جیسے ملکوں میں تیل کی تلاش سے پیچھے ہٹ چکی ہے۔

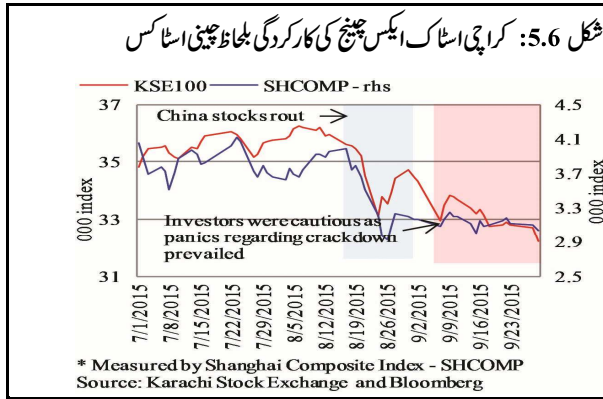
¹⁵ بجٹ 2015-16ء کی دستاویز۔

¹⁶ بیوی الیکٹریکل کمپنیز اور پاکستان اسٹیل ملز کی نجکاری زیر منصوبہ ہے۔



کنورٹبل روپی اکاؤنٹ (SCRA) میں 85 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا۔¹⁷

ستمبر اکثر ایشیائی منڈیوں کے لیے بہتر مہینہ ثابت ہوا، تاہم پاکستان کے لیے یہ کچھ اچھا نہیں رہا۔ کراچی اسٹاک ایکسچینج کی ستمبر کے دوران ایشیا میں بدترین کارکردگی رہی، اس کی قدر پیمانیوں میں 9 فیصد کی ہوئی۔ دراصل یہ بڑے اسٹاک بروکرز کے خلاف انسداد بدعنوانی کے تحت کارروائی کے حوالے سے مارکیٹ میں پھیلنے والی افواہوں کا نتیجہ تھا۔ سرمایہ کار حضرات ان بروکرز کے خلاف ضوابطی کارروائی کی بنا پر خاص طور پر مضطرب تھے جنہوں نے ذاتی کھاتے اور کلائنٹس کے کھاتے الگ الگ نہیں رکھے تھے۔ اس مہینے میں بیرونی سرمایہ کاروں نے کراچی اسٹاک ایکسچینج سے تقریباً 46.7 ملین ڈالر (یا 4.9 ارب روپے) نکال لیے۔ جب ایس ای سی پی نے ستمبر کے آخری ہفتے میں وضاحت پیش کی (جس میں بعض کیس نیپ کو



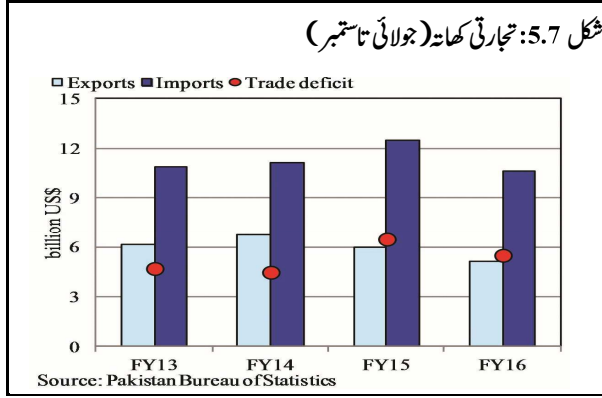
بھجوانے کی سختی سے تردید تھی) تو کراچی اسٹاک ایکسچینج میں سرگرمیاں لوٹ آئیں اور اگلے مہینے کے دوران مارکیٹ میں 6.1 فیصد نمو ہوئی۔¹⁸

مستقبل میں جزدانی سرمایہ کاری کے تحت رقوم کی آمد کا انحصار بنیادی طور پر اس بات پر ہوگا کہ بانڈ اور اسٹاک کی عالمی منڈیوں میں کیسی پیش رفت ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر امید ہے کہ حکومت میزانی اہداف پورے کرنے کی غرض سے ریاستی بانڈ جاری کر کے مزید 500 ملین ڈالر اکٹھے کرنے سے پہلے بہتر تفاوت حاصل کرنے کا انتظار کرے گی۔ مثبت امر یہ ہے کہ مورگن اسٹینلی کیپٹل انٹرنیشنل (ایم ایس سی آئی) نے پاکستان کو نظر ثانی کی اس فہرست میں ڈالا ہے جس کا مقصد ابھرتی ہوئی منڈیوں کی نئی زمرہ بندی کرنا ہے۔¹⁹ تاہم یہ کام جون 2016ء سے

¹⁷ بیرونی سرمایہ کار ایس سی آرا سے کے ذریعے پاکستان کی اسٹاک اور بانڈ مارکیٹوں میں سرمایہ لگا سکتے ہیں۔

¹⁸ ایس ای سی پی نے 29 ستمبر 2015ء کو وضاحت کی کہ صرف ان بروکرز کے خلاف تادیبی کارروائی کے لیے نیپ سے رابطہ کیا گیا تھا جنہوں نے حصص یافتگان کے اثاثے چوری کیے اور ملک سے فرار ہو گئے، بروکرز ہاؤسز کے خلاف ضوابطی خلاف ورزی کے بارے میں کوئی اور کیس نیپ کو نہیں بھیجا گیا ہے۔

¹⁹ پاکستان 1994ء سے 2008ء تک ایم ایس سی آئی ایمر جنٹ مارکیٹس میں شامل تھا تاہم 2008ء میں کراچی اسٹاک ایکسچینج کی عارضی بندش کے سبب ایم ایس سی آئی نے اسے ایمر جنٹ مارکیٹس سے ہٹا دیا تھا اور اسے بطور اسٹیٹڈ لون کنٹری انڈیکس درج کیا تھا۔ ایم ایس سی آئی نے پاکستان کو مئی 2009ء میں فرنٹیر مارکیٹس انڈیکس کا حصہ بنایا اور تب سے یہ وہیں درج ہے۔



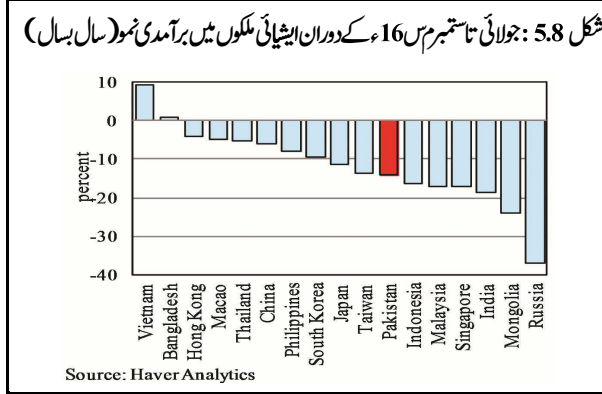
پہلے مکمل نہیں ہوگا، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس نئی زمرہ بندی کا فائدہ مہ 17ء کے بعد سے ہوگا۔

5.4 تجارتی کھاتہ²⁰

مہ 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران ملک کا تجارتی خسارہ کم ہو گیا (شکل 5.7)۔²¹ درآمدات اور برآمدات دونوں کم ہوئیں، تاہم درآمدات میں تیزی سے ہونے والی کمی نے برآمدات میں ہونے والی کمی کا بخوبی ازالہ کر دیا۔ اجناس کے عالمی نرخ، جو جولائی 2014ء سے گر رہے تھے درآمدی اخراجات میں زبردست کمی لانے کا سبب بنے۔

برآمدات

مہ 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران برآمدات 14.1 فیصد گر گئیں جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 10.4 فیصد کمی آئی تھی۔ حالیہ کمی وسیع البینا تھی تاہم نمایاں کمی چاول، سوتی دھاگے، کپڑے، بستری کی چادروں، چمڑے اور سیمنٹ کی برآمدات میں ہوئی۔ برآمدی آمدنی گرنے کا سبب پست نرخ اور پست حجم دونوں تھے (جدول 5.3)۔



ہماری رائے میں برآمدات بنیادی طور پر بین الاقوامی عوامل کی بنا پر گریں، کیونکہ اکثر ابھرتے ہوئے ملکوں کی برآمدات میں جولائی تا ستمبر 2015ء کے دوران سال بسال تخفیف ہوئی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ پاکستان یورپی یونین اور امریکی منڈیوں میں اپنا حصہ بڑھانے میں کامیاب رہا ہے (شکل 5.8)۔²²

²⁰ یہ تجزیہ پاکستان دفتر شماریات کے فراہم کردہ عبوری اعداد و شمار کی بنیاد پر کیا گیا ہے جس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ عین ممکن ہے کہ یہ اعداد و شمار یکشن 5.2 میں درج کیچھڑ ریکارڈ کے مطابق نہ ہوں۔

²¹ یہ بہتری متوقع تھی کیونکہ گزشتہ سال جب نرخ گرنا شروع ہوئے تھے اور درآمد کنندگان نرخ واپس اوپر جانے کے خدشے کے تحت خوب فعال تھے تو درآمدات میں غیر معمولی اضافہ ہو گیا تھا۔

²² جولائی تا ستمبر مہ 16ء کے دوران یورپی یونین اور امریکہ کی (مجموعی) درآمدی منڈیوں میں پاکستان کا حصہ بڑھ کر بالترتیب 0.37 فیصد اور 0.17 فیصد ہو گیا ہے جبکہ گزشتہ سال اسی مدت کے دوران یہ حصے بالترتیب 0.34 فیصد اور 0.16 فیصد تھے۔ امریکی منڈی میں ملبوسات کی درآمد کے لحاظ سے پاکستان کے حصے میں ہونے والی کمی کا دیگر اجناس مثلاً اناج، سرکاری کے آلات، خام کپاس وغیرہ کی بہتر کارکردگی سے بخوبی ہو گیا۔

جدول 5.3: برآمدات کی مالیت میں تبدیلی - مقدار اور نرخ کا اثر							ملین ڈالر
پہلی سہ ماہی 2016ء			پہلی سہ ماہی 2015ء			برآمدات میں فیصد حصہ *	
مالیت	نرخ	مقدار	مالیت	نرخ	مقدار		
بامتی چاول	-35.1	-23.0	-0.6	20.6	-21.2	2.8	
غیر بامتی چاول	9.3	59.0	-41.3	-10.0	-31.3	5.8	
مچھلی	-13.6	-8.2	-6.5	6.1	-12.6	1.5	
پھل	-13.3	-21.3	-17.6	4.5	-22.1	1.8	
شکر	-60.9	-60.5	40.8	-1.1	41.8	1.3	
گوشت	21.7	13.1	-14.6	0.8	-15.4	1.0	
خام کپاس	5.5	17.2	-15.7	-1.5	-14.2	0.7	
سونی دھاگہ	-85.2	-71.9	-124.4	-26.2	-98.2	7.9	
سونی کپڑا	-69.7	-45.1	-96.7	80.5	-177.3	10.7	
ٹیکسٹائل	1.8	23.5	60.9	70.0	-9.1	9.7	
بستر کی چادریں	-42.8	-44.2	-17.7	-13.2	-4.4	8.7	
تولے	23.8	28.6	8.0	7.6	0.4	3.2	
ملبوسات	27.4	-27.5	6.9	-15.6	22.4	8.2	
سٹیکٹیک ٹیکسٹائل	-17.7	-10.8	5.3	25.2	-19.8	1.5	
پیپر و لیٹھ مصنوعات	-9.3	-0.6	-7.2	0.4	-7.7	2.7	
فنیال	-0.7	4.5	4.9	3.5	1.3	0.7	
چمڑا	-26.5	-39.5	-5.6	14.8	-20.4	2.1	
چمڑے کے ملبوسات	-20.2	-16.3	-6.8	14.6	-21.3	1.6	
پلاسٹک	-8.9	-9.1	-22.7	-3.7	-18.9	1.3	
سینٹ	-55.0	-52.4	-4.8	1.6	-6.4	1.9	

* م 14ء اور م 15ء کے دوران مجموعی برآمدات میں اوسط حصہ

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

بیشتر کی ٹیکسٹائل میں ہوئی جس کی برآمدات م 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران 5.6 فیصد گر گئیں۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا، گرتی ہوئی عالمی طلب نے برآمدات کو متاثر کیا ہے۔ خاص طور پر یورپی یونین مجموعی طور پر جو ٹیکسٹائل اور کپڑے درآمد کرتی ہے وہ جولائی تا ستمبر م 16ء کے دوران تیزی سے گری ہیں۔ یورپی یونین مارکیٹ کو کپڑے درآمد کرنے والے تمام بڑے ملکوں کی اس مدت کے دوران درآمد کم ہوئی ماسوائے پاکستان اور بنگلہ دیش کے (جدول 5.4 اور 5.5)۔ دونوں ممالک کو یورپی مارکیٹ تک ڈیوٹی فری رسائی حاصل ہے: پاکستان کو جی ایس پی پلس کے ذریعے اور بنگلہ دیش کو سب کچھ ماسوائے اسلحہ (ای بی اے) کے ذریعے۔ سب سے زیادہ نقصان انڈونیشیا، چین اور ترکی کو ہوا، ان کا اپنا حصہ نمایاں طور پر کم ہوا جبکہ بھارت نے اپنا حصہ برقرار رکھا۔ تاہم پاکستان اور بنگلہ دیش کو بھی گھریلو ٹیکسٹائل کے معاملے میں پسپائی ہوئی۔

امریکی مارکیٹ میں ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی مجموعی طلب جولائی تا ستمبر 2015ء کے دوران بڑھی، تاہم پاکستان اپنی برآمدات برقرار رکھنے

جدول 5.4: یورپی یونین کو کپڑے بچھنے والے اہم ممالک (جولائی تا ستمبر)					
مالیت ارب ڈالر میں، نمو اور حصہ فیصد میں					
مالیت	م 15ء		نمو	م 16ء	
	م 15ء	م 16ء		م 15ء	م 16ء
چین	13.42	11.47	6.3	-14.5	45.3
بنگلہ دیش	3.99	4.10	5.5	2.6	13.5
انڈونیشیا	0.47	0.39	3.3	-15.7	1.6
بھارت	1.55	1.39	11.7	-10.7	5.2
پاکستان	0.66	0.69	30.2	4.1	2.2
ویت نام	0.99	0.98	28.9	-0.7	3.3
ترکی	3.23	2.86	6.2	-11.5	10.9
مجموعہ	29.60	26.71	8.5	-9.8	82.1
ماخذ: یورواسٹیٹ					

جدول 5.5: یورپی یونین کو گھر بلینکسٹائل کو بچھنے والے اہم ممالک (جولائی تا ستمبر)					
مالیت ارب ڈالر میں، نمو اور حصہ فیصد میں					
مالیت	م 15ء		نمو	م 16ء	
	م 15ء	م 16ء		م 15ء	م 16ء
چین	1,228.0	1,137.4	15.5	-7.4	41.5
بنگلہ دیش	107.2	84.1	-10.3	-21.5	3.6
انڈونیشیا	16.0	10.4	4.8	-34.8	0.5
بھارت	345.1	304.4	6.9	-11.8	11.7
پاکستان	431.4	409.4	25.2	-5.1	14.6
ویت نام	62.9	56.3	16.6	-10.5	2.1
ترکی	369.7	316.9	2.2	-14.3	12.5
مجموعہ	2,957.0	2,674.8	11.9	-9.5	86.6
ماخذ: یورواسٹیٹ					

میں ناکام رہا (جدول 5.6 اور 5.7)۔ سوئی ٹیکسٹائل جو پاکستان کی برآمدات کا بڑا حصہ ہے، گزشتہ چند برسوں کے رجحان کے مطابق امریکی مارکیٹ میں اس کی طلب کم ہوتی رہی۔ اگرچہ انسانی ساختہ ریشے کی مصنوعات کی منڈی تیزی سے پھیل رہی ہے تاہم پاکستان اپنی مصنوعات کو اس کے مطابق متنوع بنانے میں ناکام رہا ہے۔²³ تشویش اس بات کی ہے کہ امریکہ میں سوئی ملبوسات کی مارکیٹ میں بھی پاکستان کا حصہ گھٹنا شروع ہو گیا ہے (جدول 5.8)۔

م 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران چاول کی برآمد سال بسال 7.1 فیصد گر گئی، اور یہ ساری کمی باسیتی چاول کی فروخت گرنے کی بنا پر ہوئی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بھارت کا باسیتی چاول عرب امارات اور دوسرے خلیجی ملکوں جیسی بڑی مارکیٹوں میں مارکیٹنگ اور براڈنگ کی بہتر حکمت

²³ م 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران امریکہ بھیجے جانے والے مجموعی غیر سوئی ملبوسات 6.1 فیصد بڑھ گئے جبکہ گزشتہ سال اسی مدت کے دوران 3.5 فیصد کم ہو گئے تھے۔

جدول 5.6: امریکہ کوٹان ایئرپورٹل پیچھے والے اہم مالک (جولائی تا ستمبر)					
مالیت ارب ڈالر میں، ہمو اور حصہ فیصد میں					
مالیت	م 15ء		نمو	م 16ء	
	م 15ء	م 16ء		م 15ء	م 16ء
چین	3,271.4	3,568.8	-2.5	9.1	48.5
بنگلہ دیش	35.1	43.1	-0.2	22.7	0.5
بھارت	857.2	951.6	12.0	11.0	12.7
انڈونیشیا	52.2	57.1	-14.9	9.4	0.8
پاکستان	379.6	396.6	-2.1	4.5	5.6
ویت نام	173.5	185.0	12.8	6.7	2.6
کیوڈیا	7.1	17.0	-17.0	140.8	0.1
مجموعہ	6,740.9	7,178.3	1.5	6.5	70.8
ماخذ: اوٹیکسا					
جدول 5.7: امریکہ کوٹلو سٹات پیچھے والے اہم مالک (جولائی تا ستمبر)					
مالیت ارب ڈالر میں، ہمو اور حصہ فیصد میں					
مالیت	م 15ء		نمو	م 16ء	
	م 15ء	م 16ء		م 15ء	م 16ء
چین	10.0	10.7	-0.1	6.3	41.0
بنگلہ دیش	1.3	1.5	-3.4	10.0	5.4
بھارت	0.8	0.9	5.1	5.6	3.4
انڈونیشیا	1.3	1.3	-0.7	1.3	5.1
پاکستان	0.4	0.4	-4.2	-3.8	1.7
ویت نام	2.7	3.1	15.9	14.3	11.1
کیوڈیا	0.7	0.7	-6.1	7.6	2.7
مجموعہ	24.4	25.8	2.7	5.6	70.4
ماخذ: اوٹیکسا					

عملی کی بنا پر مقبول ہو گیا ہے۔ دوسری طرف پاکستان کے غیر باسیتی چاول کی طلب مستحکم رہی ہے کیونکہ پاکستانی چاول کی اقسام کی اکائی قیمتیں تھائی لینڈ اور بھارت کے چاولوں کی اکائی قیمتوں میں کمی کے مقابلے میں تیزی سے گریں۔²⁴ چاول برآمد کرنے والے بڑے ملکوں نے اس کی پیداوار کم کر لی ہے چنانچہ مستقبل میں چاول کی عالمی قیمتیں کسی حد تک بحال ہونے کی امید ہے۔²⁵ پاکستان میں بھی پیداوار میں کمی متوقع ہے تاہم چاول کے پچھلے ذخائر پاکستانی چاول کی اقسام کے نرخ زیادہ بڑھنے نہیں دیں گے۔

²⁴ ایف اے او کے مطابق پاکستان کی 25 فیصد ٹوٹے چاول کی قسم کے نرخ م 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال بسال 16 فیصد گر گئے۔ بھارت اور تھائی لینڈ کے ٹوٹے چاول کے نرخ اسنے زیادہ نہیں گرے تھے۔

²⁵ دھان کی مجموعی پیداوار میں 2015ء میں 2.6 فیصد کمی آئی تھی جبکہ 2014ء میں یہ کمی 0.4 فیصد تھی۔ توقع ہے کہ تھائی لینڈ اور ویت نام خشک سالی جیسے حالات کی بنا پر اپنی چاول کی پیداوار کم کر دیں گے۔ تھائی حکومت نے سیزن سے ہٹ کر چاول کا شت کرنے پر پابندی لگا دی ہے، ایسا چاول مجموعی ملکی پیداوار کا تقریباً 30 فیصد بنتا ہے۔ اسی طرح بھارت میں مون سون کی کم بارشوں کی بنا پر چاول کی پیداوار مسلسل دوسرے سال بھی کم ہو سکتی ہے۔

جدول 5.8: امریکہ کو کوئی ملو سات بھیجنے والے اہم ممالک (جولائی تا ستمبر)					
مالیت ارب ڈالر میں، ہمو اور حصہ فیصد میں					
مالیت	م15	م16	م15	م16	حصہ
چین	3.9	3.8	-10.0	-0.7	33.2
بنگلہ دیش	1.0	1.1	-5.0	7.5	8.7
بھارت	0.6	0.6	2.3	6.0	4.9
انڈونیشیا	0.6	0.6	-6.1	-6.4	5.5
پاکستان	0.4	0.4	-6.4	-4.4	3.2
ویت نام	1.2	1.2	10.1	2.7	10.3
کیوڈ یا	0.4	0.4	-5.8	-6.2	3.6
مجموعہ	11.6	11.6	-3.5	-0.3	69.4
70.1					

ماخذ: اوکیسا

جہاں تک سیمنٹ کا تعلق ہے، اس کی برآمد میں کچھ کی متوقع تھی۔ پاکستانی سیمنٹ کے دوسرے سب سے بڑے خریدار جنوبی افریقہ نے مئی 2015ء میں پاکستان کی مختلف سیمنٹ کمپنیوں پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی (14.3 فیصد سے 77.1 فیصد تک) عائد کر دی تھی۔²⁶ یہ فیصلہ ایسے وقت سامنے آیا جب ہمارے سب سے بڑے خریدار افغانستان میں سیاسی عدم استحکام اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کی بنا پر سیمنٹ کی طلب پہلے ہی گر چکی ہے۔ افغانستان کی مارکیٹ میں پاکستان سے آنے والی سیمنٹ اس لیے بھی متاثر ہوئی کہ ایران سے (خصوصاً ایرانی سرحد کے نزدیک قندھار کے علاقے میں) سستی سیمنٹ وہاں پہنچنے لگی تھی۔ ایران پاکستان کے مقابلے میں خاصی کم لاگت سے سیمنٹ تیار کر لیتا ہے، دوسرے اے افغانستان کے بہت سے مغربی اور جنوبی حصوں کی قربت کا فائدہ بھی حاصل ہے۔^{27,28}

درآمدات

جولائی تا ستمبر 2015ء کے دوران درآمدات 14.7 فیصد گر گئیں جبکہ گزشتہ سال اسی مدت کے دوران 11.6 فیصد کا تیز رفتار اضافہ ہوا تھا۔ حالیہ کی کا بنیادی سبب پست اکائی قیمتیں ہیں کیونکہ اکثر ایشیا کا درآمدی حجم بڑھا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا تھا، اجناس کے عالمی نرخوں، خصوصاً پیٹرولیم مصنوعات اور پام آئل کے عالمی نرخوں میں کمی کی بنا پر درآمدی مالیت کم ہوئی (جدول 5.9)۔

درآمد کی گئی اکثر مصنوعات کے نرخوں میں کمی اور ان کے حجم میں اضافہ ہوا مثال کے طور پر پام آئل، پیٹرولیم مصنوعات، خام تیل، فولاد، کاغذ، ٹائر، دالیں، کھاد، اور پولیٹھرفائبر (شکل 5.9 کا حصہ A)۔ اسی طرح دودھ، ربڑ، پلاسٹک، خشک میووں، اسٹیل اسکرپ اور دواؤں کی قیمت بڑھنے سے ان مصنوعات کا درآمدی حجم کم رہا (حصہ D)۔ کیڑے مار دوائیں اور چائے کی پتی اس رجحان سے مستثنیٰ رہی، ان اشیاء کی اکائی قیمتوں اور حجم دونوں میں زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران سال بسال اضافہ ہوا (حصہ B)۔

²⁶ جنوبی افریقہ کے انٹرنیشنل ٹریڈ اینڈ منسٹریشن کمیشن کے اس فیصلے کو پاکستان کے سب سے بڑے سیمنٹ ایکسپورٹر کی سیمنٹ نے چیلنج کر دیا ہے۔ وزارت تجارت نے بھی اس فیصلے کو ڈبلیو ٹی او میں چیلنج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

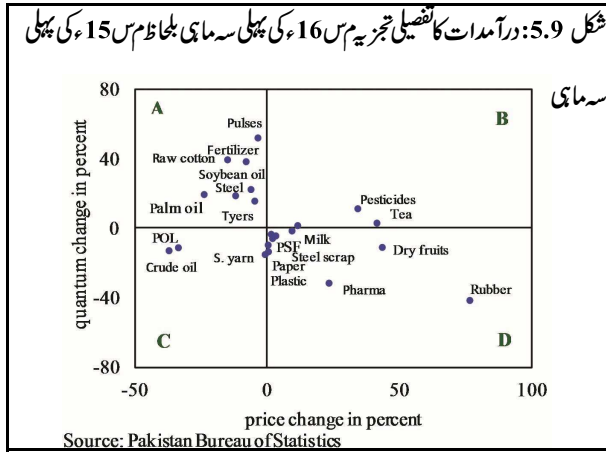
²⁷ ایران سیمنٹ پیدا کرنے والا دنیا کا چوتھا سب سے بڑا ملک ہے جس کی پیداواری استعداد تقریباً 80 ملین میٹرک ٹن ہے۔ پاکستان کی استعداد صرف 46 ملین میٹرک ٹن ہے۔

²⁸ افغانستان کے شمال مشرقی شہروں جیسے کابل اور جلال آباد میں پاکستان کی سیمنٹ کو اب بھی ترجیح دی جاتی ہے۔

جدول 5.9: جولائی تا ستمبر کے دوران درآمدی کارکردگی
مالیت ملین ڈالر میں، ہومو فیصد میں

مالیت	سال ہمال نمو	مالیت	سال ہمال نمو	مالیت	سال ہمال نمو
م 14ء	م 15ء	م 16ء	م 15ء	م 16ء	م 16ء
خوراک	1,042.0	1,430.1	1,198.9	37.2	-16.2
مشینری	1,434.5	1,765.0	1,707.0	23.0	-3.3
ٹرانسپورٹ	625.4	619.3	637.7	-1.0	3.0
پیٹرولیم	3,984.5	3,927.8	2,251.1	-1.4	-42.7
ٹیکسٹائل	524.2	635.5	628.3	21.2	-1.1
کیمیکل	1,556.6	1,860.4	1,781.2	19.5	-4.3
دھات	742.3	905.9	896.3	22.0	-1.1
رہا	92.7	118.1	127.3	27.5	7.7
کافہ	86.9	126.5	121.3	45.6	-4.2
دیگر اشیا	1,088.3	1,085.2	1,285.1	-0.3	18.4
مجموعہ	11,177.4	12,473.8	10,634.4	11.6	-14.7

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات



پیٹرولیم کی طلب پہلی سہ ماہی کے دوران طاقتور رہی، یہ بات جولائی تا ستمبر 2015ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی بلند فروخت سے ظاہر ہے (جو سال ہمال 2.7 فیصد اضافہ ہے)۔ پیٹرولیم مصنوعات میں سب سے مستحکم طلب پیٹرول کی رہی: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل کے مطابق جولائی تا ستمبر 2015ء کے دوران پیٹرول کی فروخت میں نموسال ہمال 38.7 فیصد رہی جو 13 سال کی بلند ترین نمو ہے۔ اس نمو کے ممکنہ عوامل دو ہیں: اول، جولائی تا ستمبر 2015ء کے دوران پیٹرول کی اوسط قیمتیں جولائی تا ستمبر 2014ء کے دوران اوسط قیمتوں سے تقریباً 30 فیصد پست رہیں (منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ سی این جی استعمال کرنے والے بعض صارفین بھی کم نرخوں کی بنا پر پیٹرول کی طرف منتقل ہو گئے ہیں)۔ دوم، جولائی تا ستمبر 2015ء کے دوران کاروں کی فروخت گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں غیر معمولی بلند رہی (سال ہمال 61 فیصد نمو درج ہوئی)۔

دھاتی گروپ میں فولاد کی طلب بجلی اور انفراسٹرکچر سے متعلق جاری ترقیاتی منصوبوں کی بنا پر مزید بڑھ گئی: پی ایس ڈی پی مصارف میں م س

16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سال ہمال 57.4 فیصد اضافہ ہوا ہے۔²⁹ نجی تعمیراتی سرگرمیاں بھی خاصی تیزی سے جاری رہیں۔ تاہم فولاد سازی کے مقامی کارخانہ داروں کا دعویٰ ہے کہ درآمدی فولاد کا ایک بڑا حصہ غیر ضروری ہے، کیونکہ وہ فولاد کی بیشتر ملکی طلب پوری کرنے کی استعداد رکھتے ہیں۔ وہ خاص طور پر چین سے ڈمپنگ پر الزام عائد کرتے ہیں جس سے مارکیٹ کے نرخ غیر متوازن ہو جاتے ہیں۔

یاد رہے کہ اس حوالے سے صرف پاکستان کی صنعت فولاد سازی کو شکایت نہیں ہے: گذشتہ چند ماہ کے دوران بھارت، برطانیہ، برازیل،

²⁹ م 15ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران وفاقی اور صوبائی حکومتوں کی جانب سے مجموعی پی ایس ڈی پی اخراجات 93 ارب روپے تھے جو م 16ء کی اسی مدت میں بڑھ کر 146.4 ارب روپے ہو گئے۔

انڈونیشیا اور ملائیشیا سب کے فولاد ساز ادارے چین سے ہونے والی ڈمپنگ سے شاک میں، جس کے پاس خام مال اور تیار مصنوعات کی زبردست بہتات ہے۔ پاکستان میں فولاد سازی کے بڑے اداروں نے اس سلسلے میں نیشنل ٹیرف کمیشن (این ٹی سی) کے پاس پٹیشن جمع کرائی ہے کہ چندہ مصنوعات (مثلاً کولڈ رولڈ کواٹل اور گیلونائزڈ اسٹیل شیٹ) پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی نافذ کی جائے۔ دریں اثنا بعض فرموں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ بھرت کے ایچ ایس کوڈ کے تحت ملک میں فلیٹ اسٹیل کی بھاری مقدار درآمد کی جا رہی ہے، کیونکہ بھرت کو فری ٹریڈ ایگریمنٹ کے تحت چین سے ڈیوٹی فری حیثیت حاصل ہے۔ این ٹی سی اور محکمہ کسٹم ان معاملات کو دیکھ رہا ہے تا کہ مقامی تیار کنندگان کو منصفانہ ماحول فراہم کیا جائے اور درآمدات کی حوصلہ شکنی کی جائے۔

غذائی گروپ میں، پام آئل کا درآمدی حجم جولائی تا ستمبر 2015ء کے دوران بڑھ گیا۔ ملک کے اندر پام آئل کی عالمی قیمتیں 80 ماہ کی پست ترین سطح پر ہیں جس کا فائدہ اٹھانے کے لیے مقامی تاجر زیادہ تر ایسا خوردنی تیل درآمد کر رہے ہیں جو فروخت کے لیے تیار ہوتا ہے۔ مقامی تیار کنندگان نے بھی گزشتہ چند ماہ کے دوران بڑھنے والے ذخائر کی مدد سے اپنی پیداوار بڑھادی ہے۔ اگلے مہینوں کے دوران پام آئل کی قیمتیں کیا رخ اختیار کریں گی، اس بارے میں تجزیہ کاروں کی رائے میں اختلاف پایا جاتا ہے: بعض کے خیال میں پست نرخ برقرار رہیں گے، جبکہ دوسروں کی رائے ہے کہ مشرقی ایشیا میں خشک سالی جیسی صورت حال کے نتیجے میں، اور انڈونیشیا میں جنگل کی آگ سے جس کی وجہ سے پورا خطہ شدید دھند کی لپیٹ میں ہے، فصلوں کو ممکنہ طور پر نقصان پہنچ سکتا ہے۔

ٹرانسپورٹ کے شعبے میں درآمدات گزشتہ سال کی نسبت 3 فیصد بڑھیں۔ سب سے زیادہ نموکار کے زمرے (الگ الگ پروزوں کی شکل میں اور مکمل ساختہ یونٹ، دونوں) میں دیکھی گئی اور ملکی فروخت مستحکم ہوئی۔ اس رجحان سے ان بہت سے لوگوں کو تعجب ہوا جن کا خیال تھا کہ زرعی اجناس کے نرخوں اور آمدنی میں مسلسل کمی سے کاروں کی فروخت گر جائے گی۔ گاڑیوں کے اسمبلر ز کی رائے ہے کہ بلند فروخت کے اسباب پست گرانے اور شرح سود، امن و امان کی صورت حال میں نسبتاً بہتری، اور کمرشل بینکوں کی جانب سے کار مالکاری میں اضافہ ہیں۔³⁰ حکومت پنجاب کی اپنا روزگار اسکیم جاری رہنا بھی بعض برانڈز کی طلب طاقتور بنانے میں بطور ایک عامل کار فرما رہا۔

م س 16ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران کھاد کی درآمد میں 27.2 فیصد اضافہ ہوا جو گزشتہ سال اسی مدت میں 33 فیصد رہا تھا۔ کھاد کے پست استعمال اور محفوظ ذخیرے کی دستیابی کے باوجود اقتصادی رابطہ کمیٹی نے ٹی سی پی کے ذریعے ڈیڑھ لاکھ ٹن پور یا درآمد کرنے کی منظوری دی۔ یہ فیصلہ اس لیے کیا گیا کہ ریج 16-2015ء کے دوران کسی متوقع قلت پر قابو پایا جائے: کیونکہ موسم سرما کے دوران گیس کی فراہمی میں ممکنہ کمی کے باعث خدشہ تھا کہ ملکی صنعت کافی مقدار میں کھاد بنانے میں ناکام رہے گی (تفصیل کے لیے دیکھیے باب 2)۔

جولائی تا ستمبر 2015ء کے دوران دیگر تمام اشیا، جو کہیں اور درج نہیں ہوتیں کی درآمد میں سال بسال 18.4 فیصد (یا 199.8 ملین ڈالر) اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ اس مدت کے دوران 121.6 ملین ڈالر مالیت کی ایل این جی کی درآمد کے ضمن میں ہوا۔³¹

³⁰ جیسا کہ باب 3 میں بتایا گیا ہے، جولائی تا ستمبر 2015ء کے دوران کاروں کے لیے قرضے 5.9 ارب روپے بڑھ گئے جبکہ گزشتہ سال اسی مدت کے دوران اضافہ 3.6 ارب روپے رہا تھا۔
³¹ اگرچہ اس زمرے کے لیے پاکستان دفتر شاریات کے تفصیلی اعداد و شمار برائے جولائی تا ستمبر دستیاب نہیں ہیں تاہم ادا نگینوں کے اندراجات کے بارے میں اسٹینٹ بینک کے ڈیٹا میں تفصیلی معلومات موجود ہیں (یہ ڈیٹا دیگر اشیا میں تیزی سے اضافہ بھی ظاہر کر رہا ہے)۔

سال کی پہلی سہ ماہی میں جو رجحان رہا ہے اسے دیکھتے ہوئے بقیہ سہ ماہیوں کے دوران تجارتی مالیاتوں میں کسی بڑی تبدیلی کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ ستمبر 2015ء کے بعد کے دنوں میں تیل اور دوسرے اجناس کے نرخ پھر گر گئے، اور نرخوں میں اب بھی کوئی استحکام نظر نہیں آ رہا۔ اکتوبر 2015ء میں درآمدات میں سال بسال مزید 7.4 فیصد کی آگئی جبکہ برآمدات 11.4 فیصد کی ہوئیں۔ حکومت نے بڑی تعداد میں صارفی اشیاء، کپاس اور سوئی دھاگے پر اضافی ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کر دی ہے جس کی وجہ سے درآمدی اخراجات مزید کم ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ برآمدات میں اضافے کے لیے بعض اقدامات کا اعلان کیا گیا ہے مثلاً ٹیکسٹائل شعبے کے لیے قرضے کی زراعت میں اضافہ۔ اس سے قطع نظر فیصلہ کن عامل یہ ہوگا کہ امریکی معیشت فیڈرل فنڈ ریٹ میں اضافہ (جو آخر دسمبر تک ہونا ہے) کس طرح قبول کرتی ہے، اور کرنسی کی عالمی منڈی پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے۔ یورپی یونین کی طرف سے طلب کا بیشتر انحصار ڈالر اور یورو کی مساوات پر ہے۔ فی الحال ہم توقع کرتے ہیں کہ پورے مالی سال 16ء کا تجارتی حجم گزشتہ سال سے، اور سال کے لیے طے شدہ ہدف، دونوں سے کم رہے گا (باب 1)۔